Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام - احبابِ جماعت کے نام!

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

ھو الناصر

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

پیارے احبابِ جماعت! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہمارے سخت زخمی دلوں کے زخموں میں ایک ایسا زخم بھی ہے جو روز بروز زیادہ بھیانک، زیادہ گہرا اور زیادہ تکلیف دہ ہوتا چلا جا رہا ہے اور ہر لمحہ ہمارے دلوں سے خونابہ ٹپکا رہا ہے۔ میری مراد اسرائیل کے اُن انتہائی بھیانک اور بہیمانہ مظالم سے ہے جو وہ بڑی بیدردی اور سفاکی کے ساتھ مسلمانانِ عالم پر توڑ رہا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث اپنی زندگی کے آخری ایام میں اس کا شدید دکھ محسوس فرما رہے تھے اور اس ذکر پر اُن کی آنکھیں مجسم درد بن جاتی تھیں۔

یہ درست ہے کہ بظاہر ہم ایک کمزور اور چھوٹی سی جماعت ہیں جو دنیا کی نظر میں التفات کے لائق بھی نہیں لیکن میں جانتا ہوں اور آپ بھی جانتے ہیں کہ ہم اپنے رب کے ادنیٰ غلام ہیں اور استحقاق کے بغیر ہمیشہ اس کی رحمت اور فضلوں کے ہم مورد رہے ہیں اور وہ ہماری گریہ وزاری کو قبول فرماتا ہے۔ پس میں تمام احمدی احباب مرد و زن، بوڑھوں اور بچوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ بڑے درد و کرب سے اللہ کے حضور ایک شور مچا دیں کہ تا وہ ہمارے آقا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہونے والے ہر فرد بشر پر رحمت اور کرم کی نظر فرمائے اور اپنے آنسوؤں سے سجدہ گاہوں کو تر کر دیں اور اپنے رب کی رحمت کے قدم چوم کر عرض کریں۔ اے آقا رحمٰن رحیم! ہمارے سینے اس غم سے پھٹ رہے ہیں۔ اُمتِ محمدیہ سے درگزر اور عفو کا سلوک فرما اور اپنے محبوب محمدؐ کے نام کی برکت سے ان کے دشمنوں کو ذلیل و رسوا کر دے اور ان کمزوروں کو دشمنانِ اسلام کے خلاف طاقت اور غلبہ عطا فرما۔ مسلمانوں کے دشمنوں سے ان دردناک مظالم کا انتقام خود اپنے ہاتھ میں لے لے یا پھر یہ عظیم تر معجزہ دکھا کہ دشمنوں کے دل یکسر بدل دے اور وہ حضرت محمد مصطفیٰ کی اُمت کا خون بہانے کی بجائے خود اپنے خون سے ان مظالم کا کفارہ ادا کرنے کی سعادت پائیں۔

میں یقین رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے بیقرار دلوں کی دعاؤں کو پایۂ قبولیت میں جگہ دے گا اور ہمارے سخت زخمی دلوں کے اندمال اور سکینت کا سامان پیدا فرمائیگا اے خدا! ایسا ہی کر! دیکھ ہم تیرے حضور ذبح ہونیوالی قربانیوں کی طرح تڑپ رہے ہیں۔ ؎

اے دل تو نیز خاطرِ ایاں نگاہ دار
کاخر کنند دعویٔ حُبِّ پیمبرمؐ!

والسلام خاکسار

مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء عسیٰ ان یبعث ربک مقاماً محموداً
روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی
ٹیلیفون: ۴۴۹
جلد ۳۶/۷۱ | اتوار ۲۰ شعبان المعظم ۱۴۰۲ھ ہجری ۱۳ احسان ۱۳۶۱ ہش ۱۳ جون ۱۹۸۲ء | نمبر ۱۳۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۰ر شعبان المعظم ۱۴۰۲ھ

۱۳ر احسان ۱۳۶۱ ہش

دلوں کی کائنات کو بقعۂ نور بنانے والی آسمانی روشنی کا پُرکیف ظہور

خدائی جماعت کے افراد ہونے کی حیثیت میں ہم احمدیوں پر اللہ تعالیٰ کا یہ بہت بڑا فضل واحسان ہے کہ جب بھی ہمارے لئے خوف کی حالت پیدا ہوتی ہے وہ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا کے قرآنی وعدے کیمطابق خلافت کے آسمانی نظام کی برکت سے اسے امن کی حالت میں بدل کر ہمارے واسطے سکون وطمانیت اور خوشی وراحت کے سامان پیدا کر دیتا ہے۔ خوف کی حالت پیدا تو ہوتی ہے لیکن وہ ہمیشہ ہی عارضی ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ اس کے بعد اپنے دائمی وعدے کے بموجب ہمیں دائمی راحتوں اور دائمی خوشیوں سے نواز کر ثابت کر دکھاتا ہے کہ جماعت احمدیہ خدا تعالیٰ کی قائم کردہ جماعت ہونے کی حیثیت میں براہ راست اس کی حفاظت میں ہے، اُسی نے اسے قائم کیا ہے اور وہی اس کا محافظ اور معین ومددگار ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ ونور اللہ مرقدہٗ کی رحلت جو خدائی مقدرات کے تحت ۸ر اور ۹ر جون ۱۹۸۲ء کی درمیانی شب وقوع میں آئی، جماعت احمدیہ کے افراد کے لئے زلزلۂ عظیم سے کسی طرح کم نہ تھی جس نے روئے زمین پر بسنے والے ہر قوم اور ہر نسل کے احمدیوں میں سے ہر ایک کے ہر ہر ذرۂ وجود کو ہلا کر رکھ دیا۔ چنانچہ آپ کے وصال کی خبر ملتے ہی چند گھنٹوں کے اندر اندر پاکستان کے کونہ کونہ سے ہی نہیں بلکہ دنیا کے دور ودراز علاقوں سے احمدی احباب جن میں عورتوں کی بھی ایک خاصی تعداد شامل تھی اِس حال میں ربوہ پہنچنے شروع ہو گئے کہ ان کے دل رو رہے تھے، آنکھیں آنسو بہا رہی تھیں اور سینوں سے آہیں بلند ہو کر عرشِ الٰہی سے ٹکرا رہی تھیں۔ ایک طرف اپنے امام عالی مقام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی جدائی کے صدمہ سے ان کی پیٹھیں خم ہو رہی تھیں اور دوسری طرف یہ خوف ان کی ہمتیں پست کئے دے رہا تھا کہ اگر اس نازک موقعہ پر خدانخواستہ جماعت کا مثالی اتحاد اور شیرازہ بندی برقرار نہ رہ سکی اور تشتت وافتراق نے راہ پا کر ہوا بگاڑ دی تو پھر کیا بنے گا۔ ایکطرف خدا تعالیٰ کے وعدوں پر یقین اور اس کی ذات پر توکل ان کی ہمتیں بلند کر دیتا تو دوسری طرف درمیانی عرصہ میں کسی مہیب ابتلاء کا خوف اُن کے غم واندوہ کو مزید بڑھانے کا موجب بنتا۔ اِسی گومگو کی حالت میں ملک کے کونہ کونہ اور دنیا کے دور ودراز علاقوں سے احمدی احباب ۹ اور ۱۰ر جون کو مسلسل ربوہ پہنچتے رہے یہاں تک کہ ان کی تعداد قریب قریب ایک لاکھ تک پہنچ گئی۔

ماہِ جون کی انتہائی شدید گرمی، چلچلاتی دھوپ اور جھلسا دینے والی لُو کے اس انتہائی تکلیف دہ موسم میں خدا تعالیٰ کے ان ہزاروں ہزار بندوں کو نہ اپنے آرام کا خیال تھا اور نہ کھانے پینے کا ہوش۔ اُنہیں ایک ہی دُھن سوار تھی اور ایک ہی خواہش ان کے دل میں بسی ہوئی تھی کہ اس گھٹا ٹوپ تاریکی میں امید کی کرن نمودار ہو جو بڑھتے بڑھتے پورے افق پر چھا جائے اور تیرگی چھانٹ کر ان کی کائناتِ دل کو بقعۂ نور بنا دے۔ چنانچہ سب کمال تضرع کے ساتھ دعاؤں میں مصروف تھے اور دعائیں یہی تھیں کہ خدائے ذوالمنن اپنی اس جماعت پر جسے اس نے دینِ حق کو ساری دنیا میں غالب کرنے کے لئے قائم کیا ہے اپنی رحمت کا سایہ برقرار رکھے اور یہ اس کے فضل واحسان کے نتیجہ میں يَدُ اللّٰهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ کی مصداق بنی رہے جملہ احباب نے ۹ر جون کا دن اور رات اور ۱۰ر جون کے دن کا اکثر حصہ (تا آنکہ مجلس انتخاب خلافت نے خدائی تصرف کے تحت کئے جانے والے متفقہ فیصلہ کا اعلان نہ کر دیا) مسلسل دعاؤں میں گزرا۔

ہزاروں ہزار مضطرب قلوب سے اٹھنے والی دعائیں خلاصۃً یہی تھیں کہ اے خدا! اے ذوالمجد والعطا! اے رحیم اور مشکل کشا! تو اپنی رحمت کا ہاتھ دراز کر اور جماعت کو کسی ابتلاء میں پڑنے اور غلط راہ پر گامزن ہونے سے بچا لے۔ تُو دلوں پر ایسا تصرف کر کہ جو تیری نگاہ میں برگزیدہ وپسندیدہ اور امامت کا اہل ہے سب کے دل اسی کی طرف کھنچے جائیں اور کسی اختلاف کے بغیر سب اُسی پر متحد ومتفق ہو کر اُس کے دستِ مبارک پر بیعت کر لیں اور وہ تیری ہی دی ہوئی توفیق اور تائید سے جماعت کے اتحاد واتفاق اور اس کی مثالی شیرازہ بندی کا ضامن بن جائے تا خدا والوں کا یہ قافلہ اپنے نئے قافلہ سالار کی آسمانی قیادت میں قدم بقدم اپنی منزلِ مقصود کی طرف پوری ظفرمندی کے ساتھ پہلے ہی کی طرح بڑھتا چلا جائے۔ انتہائی درد وکرب کے عالم میں مضطرب دلوں سے نکلنے والی دعائیں بلند ہو ہو کر قیامِ خلافتِ رابعہ کے وقت تک مسلسل عرشِ الٰہی سے ٹکراتی رہیں۔

ربوہ میں موجود ہزاروں ہزار اور روئے زمین پر پھیلے ہوئے ایک کروڑ سے زیادہ احمدیوں کے مضطرب دلوں سے نکلنے والی متضرعانہ دعائیں جنابِ الٰہی میں مقبول ہوئیں اور جیسا کہ احبابِ جماعت احمدیہ کو جناب سیکرٹری صاحب مجلس شوریٰ کے اعلان مطبوعہ ضمیمہ الفضل مورخہ ۱۰ر جون ۱۹۸۲ء کے ذریعہ علم ہو چکا ہے کہ مجلس انتخابِ خلافت نے اپنے اجلاس میں جو ۱۰ر جون ۱۹۸۲ء کو بعد نماز ظہر مسجد مبارک میں منعقد ہوا خاص خدائی تصرف کے ماتحت حضرت مرزا طاہر احمد کو متفقہ طور پر خلیفۃ المسیح منتخب کر کے خدائی فیصلہ کو آشکار کر دیا۔ اور افرادِ جماعت اللہ تعالیٰ کے وعدہ کے عین مطابق اور اسی کے موعودہ فضل کے نتیجہ میں ایکدفعہ پھر ایک نازک دور میں سے گذر کر آسمانی رُوح اپنے اندر رکھنے والے ایک تائید یافتہ مردِ خدا کے ہاتھ پر جمع ہو گئے اور اس طرح يَدُ اللّٰهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ کا پُرکیف نظارہ پھر آنکھوں کے سامنے آ گیا۔

انتخاب خلافت رابعہ اور خدائی فیصلہ کے اعلان کے ساتھ ہی جونہی احباب جماعت کو مسجد مبارک میں آنے کی دعوت دی گئی تو مسجد کے احاطہ کے باہر کڑکتی دھوپ میں انتظار کرنے والے ہزاروں ہزار احباب اپنی دلی مسرت کا اظہار کرتے اور نعرہ ہائے تکبیر بلند کرتے ہوئے شوق فراواں کے تحت ایسے والہانہ انداز میں مسجد میں داخل ہوئے کہ وہ ایکدوسرے پر گرے پڑتے تھے دیکھتے ہی دیکھتے مسجد اور اس کا صحن شمعِ خلافتِ احمدیہ کے پروانوں سے پُر ہو گیا اور مسجد میں تل دھرنے کو جگہ نہ رہی مجبوراً ہزاروں احباب کو مسجد کے باہر چلچلاتی دھوپ میں ہی کھڑے ہونے پر اکتفا کرنا پڑا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے محراب میں کھڑے ہو کر اس حال میں ہزاروں ہزار احباب سے پہلی عام بیعت لی کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نور اللہ مرقدہٗ کے تینوں صاحبزادے محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد، محترم صاحبزادہ مرزا فرید احمد، اور محترم صاحبزادہ مرزا لقمان احمد نے حضور ایدہ اللہ کے دستِ مبارک پر اپنے ہاتھ رکھے ہوئے تھے اور قریب کے لوگوں نے ان کے شانوں اور پیٹھ پر اپنے ہاتھ ٹکائے ہوئے تھے اور باقی لوگوں نے ایکدوسرے کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اپنا رابطہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کے دستِ مبارک سے قائم کیا ہوا تھا۔ احباب نے حضور کی اقتداء میں اس قدر رقت خشوع وخضوع درد والحاح اور جذبہ وشوق کے ساتھ بیعت کے الفاظ دہرائے کہ مسجد اور اس کا ماحول ان کی دردناک آوازوں سے گونج رہا تھا۔ اس وقت ہر ایک بیعت کنندہ پر عجب ربودگی کا عالم طاری تھا۔ اور ہر شخص محسوس کر رہا تھا کہ بے چینی واضطراب کی کیفیت دور ہو رہی ہے اور دلوں میں سکینت وطمانیت کا نزول ہو رہا ہے۔

بیعت کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ نے اجتماعی دعا کرائی۔ اس مقدس موقع پر کی جانیوالی دعا کی کیفیت ہی کچھ اور تھی۔ دعا کرنے والے ہزاروں ہزار احباب کی پُرسوز آوازوں اور دردناک چیخوں سے مسجد کے در ودیوار ہی نہیں بلکہ اس کے اردگرد کا ماحول بھی گونج رہا تھا۔ دعا کے ختم ہونے پر ہر شخص نے محسوس کیا کہ دل دُھل گئے ہیں اور بوجھل سینے پھر سے ہلکے ہو گئے ہیں۔ تاریکی چھٹ گئی ہے اور ہر طرف آسمانی روشنی پھیلی ہوئی ہے جس نے دلوں کی کائنات کو بقعۂ نور بنا چھوڑا ہے۔ ہر شخص خوش تھا اور نزول رحمتِ باری پر اُس کے حضور سجدات شکر بجا لا رہا تھا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کے تشریف لے جانے کے بعد احباب نے رحمتِ پروردگار کے نزول پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے ایکدوسرے سے بغلگیر ہو کر خلافت رابعہ کی شکل میں خدا تعالیٰ کے فضلوں کے نئے مہتم بالشان ظہور پر باہم ایکدوسرے کو مبارکباد دی۔ مسجد میں مصافحوں، معانقوں اور مبارکباد کے باہمی تبادلوں کا یہ پُرکیف سلسلہ دیر تک جاری رہا۔ الغرض افضالِ خداوندی کے اس پُرکیف نزول پر ہر دل نے محسوس کیا کہ ؎

افسردگی جو سینوں میں تھی دور ہو گئی ؛ ظلمت جو تھی دلوں میں وہ سب نور ہو گئی
جاڑے کی رُت ظہور سے اسکے پلٹ گئی ؛ عشقِ خدا کی آگ ہر اک دل میں لپٹ گئی
جتنے درخت زندہ تھے وہ سب ہرے ہوئے ؛ پھل اس قدر پڑا کہ وہ میووں سے لد گئے

(باقی صفحہ ۶ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گزشتہ انبیاءؑ کے لیے رحمت

مکرم کیپٹن (ریٹائرڈ) شیخ نثار احمد صاحب۔ لاہور چھاؤنی!

جب بھی کسی خطہ یا قوم میں بگاڑ پیدا ہوا اقوام روحانی طور پر مردہ ہوگئیں تو انتہائی پیار کرنے والا خدا جو اپنے بندوں کو گناہوں کے گرداب میں پھنسا ہوا نہیں دیکھ سکتا ہمیشہ کوئی نہ کوئی نیک بندہ بھیجتا رہا جو ان کو زندہ کر سکے۔ مصلح مبعوث ہوتے رہے تاکہ ان اقوام کی اصلاح کر سکیں پھر ایک ایسا وقت آیا کہ تمام دنیا ضلالت کے پھندے میں پھنس گئی۔ بحر و بر میں فسادات رونما ہو چکے تھے۔ بنی نوع انسان فسق و فجور میں مبتلا ہو گئے تو اس وقت ایک ایسے برگزیدہ کی ضرورت تھی جو ایک خطہ یا قوم کے لئے ہی نہیں بلکہ تمام دنیا کی اصلاح کر سکے۔ سو ہمارے پیارے خدا نے اپنی سنت کے مطابق حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا اور اعلان کیا

وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ط

کہ اے میرے محبوب ہم نے تمہیں سب جہانوں کے لئے اور اس میں ہر موجود چیز خواہ چرند ہوں، پرند ہوں یا حیوان۔ عورت ہوں یا مرد جاندار ہوں یا بے جان۔ سب کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جہاں آپ عام انسانوں کے لئے رحمت ہوں گے انبیاءؑ کے لیے بھی رحمت ہونگے۔

یہاں یہ اعتراض ہو سکتا ہے کہ آپ اپنے اور آئندہ زمانہ کے لئے رحمت تو ہو سکتے ہیں لیکن گذشتہ زمانے کے لئے کیسے رحمت ہو سکتے ہیں؟ سو خاتم النبیین رحمت للعالمین کی لائی ہوئی شریعت قرآن میں یہ وصف ہے کہ وہ انسان کے دماغ میں پیدا ہونے والے ہر سوال کا جواب دیتا ہے۔ ہر قسم کے شکوک کا ازالہ کرتا ہے جس کے متعلق حضرت اقدس نے بھی فرمایا ہے

یا الٰہی تیرا فرقاں ہے کہ اک عالم ہے
جو ضروری تھا وہ سب اس میں مہیا نکلا

خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔

هٰذَا ذِكْرُ مَنْ مَّعِيَ وَذِكْرُ مَنْ قَبْلِيْ۔ (الانبیاء آیت ۲۵)

(یہ قرآن) تو ان لوگوں کے لئے بھی جو میرے ساتھ ہیں شرف کا موجب ہے اور جو مجھ سے پہلے گذر چکے ہیں ان کے لئے بھی شرف کا موجب ہے۔

سو آپؐ رحمت تھے گذشتہ انبیاء کے لئے بھی۔ اور ان انبیاء کی کتب نے ان پر جو حملے کئے اُن کی اخلاقی حالت کو مکروہ رنگ میں پیش کیا۔ آپؐ نے ان پر لگائے گئے الزامات کو قرآن کریم کے ذریعے غلط قرار دیا۔

چنانچہ جب ہم بائیبل میں حضرت ابراہیمؑ کے حالات پڑھتے ہیں تو ہمیں لکھا ہوا ملتا ہے

"اور ایسا ہوا کہ جب وہ (ابراہیمؑ) مصر میں داخل ہونے کو تھا تو اس نے اپنی بیوی سارہ سے کہا کہ دیکھ مَیں جانتا ہوں کہ تو دیکھنے میں خوبصورت عورت ہے اور یوں ہوگا کہ مصری تجھے دیکھ کر کہیں گے کہ یہ اُسکی بیوی ہے سو وہ مجھے تو مار ڈالیں گے مگر تجھے زندہ رکھیں گے سو تو یہ کہہ دینا کہ مَیں اس کی بہن ہوں تاکہ تیرے سبب سے میری خیر ہو اور میری جان تیری بدولت بچی رہے"

(پیدائش باب ۱۲ آیت ۱۱ تا ۱۳)

اس کے برعکس وہ شریعت جو رحمۃ للعالمین پر نازل ہوئی کہتی ہے۔

اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا

(مریم آیت ۴۲)

کہ (ابراہیمؑ۔ ناقل) بڑا راستباز نبی تھا جس سے جھوٹ بولنے کی توقع ہی نہیں ہو سکتی۔

جب ہم حضرت لوطؑ کی تاریخ کا مطالعہ پیدائش باب ۱۹ آیت ۳۰ تا ۳۵ میں کرتے ہیں تو ہمیں آپؑ اور آپکے بیٹوں کے متعلق ایسی گھناؤنی تحریر نظر آتی ہے۔ جسے لکھنے کی ضمیر اجازت نہیں دیتا۔ ایک شریف انسان کا دل لرز جاتا ہے اور انسان سکتہ میں آجاتا ہے کہ ایک نبی جو انسانوں کی اصلاح کے لئے مبعوث ہوا ہو کیا اُس سے ایسی مکروہ حرکت ہو سکتی ہے کہ وہ شراب پیئے اور حافظہ کھو بیٹھے۔ مگر جب ہم قرآن حکیم کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں یہ الفاظ ملتے ہیں۔ جس سے ہماری روح سکون پاتی ہے۔

وَلُوْطًا اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا وَّنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ تَّعْمَلُ الْخَبٰٓئِثَ ط اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فٰسِقِيْنَ ۙ وَاَدْخَلْنٰهُ فِيْ رَحْمَتِنَا ط اِنَّهٗ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ

(سورۃ انبیاء: ۷۶)

یعنی ہم نے لوط کو حکم بھی دیا اور علم بھی اور ہم نے اس کو ایسی بستی سے نجات دی جو نہایت ہی گندے کام کرتی تھی اس کی قوم فسق و فجور میں مبتلا تھی۔ ہم نے اس کو اپنی رحمت میں داخل کیا تھا اور وہ ہمارے نیک بندوں میں سے تھا۔

اب دیکھیں بائیبل تو حضرت لوطؑ پر ایک گھناؤنا الزام لگاتی ہے۔ مگر رحمۃ للعالمین فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے حضرت لوطؑ کو بستی سے اس لئے نجات دی کہ وہ نہایت گندے کام کرتی تھی اور خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ ہمارے نیک بندوں میں سے تھا۔ خدا کے نیک بندوں سے اچھے کام ہی ہو سکتے ہیں گھناؤنا گناہ نہیں سرزد ہو سکتا۔

بائیبل نے حضرت داؤدؑ کو بھی نہیں چھوڑا لکھا ہے۔

"شام کے وقت داؤد اپنے پلنگ پر سے اٹھ کر بادشاہی محل کی چھت پر ٹہلنے لگا اور چھت پر سے اُسنے ایک عورت کو دیکھا جو نہا رہی تھی اور وہ عورت نہایت خوبصورت تھی۔ تب داؤد نے لوگ بھیج کر اس عورت کا حال دریافت کیا اور کسی نے کہا کیا وہ العام کی بیٹی بت سبع نہیں جو حتی اوریاہ کی بیوی ہے؟ داؤد نے لوگ بھیج کر اسے بلا لیا وہ اس کے پاس آئی اور اس نے اس سے صحبت کی۔"

(۲ سموئیل باب ۱۱ آیت ۲ تا ۴)

اس موقع پر خدا تعالیٰ کی طرف بار بار جھکنے والے حضرت داؤد پر لگائے گئے الزام کو رحمت للعالمین نے قرآن کریم میں ان الفاظ میں تردید کی

وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوٗدَ ذَا الْاَيْدِ ۚ اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ ۝ وَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَحُسْنَ مَاٰبٍ (ص: ۱۸ تا ۲۶)

یعنی ہمارے داؤد کو یاد کرو جو بڑی طاقت کا مالک تھا۔ خدا تعالیٰ کی طرف بار بار جھکتا تھا اور ہمارا مقرب تھا اُسے ہمارے پاس بڑا اچھا ٹھکانہ ملے گا۔"

بائیبل نے حضرت موسیٰؑ کو بھی نہیں بخشا خدا تعالیٰ نے بلکہ حضرت موسیٰؑ کے ہاتھ کی سفیدی کو ایک نشان قرار دیا تھا۔ بائیبل کہتی ہے کہ آپؑ کوڑھ کی مرض میں مبتلا تھے۔ بائیبل میں لکھا ہے کہ

"پھر خداوند نے اسے یہ بھی کہا کہ تو اپنا ہاتھ اپنے سینے پر رکھکر ڈھانک لے۔ اُس نے اپنا ہاتھ اپنے سینے پر رکھ کر اُسے ڈھانک لیا اور جب اُس نے اسے نکال کر دیکھا تو اس کا ہاتھ کوڑھ سے برف کی مانند سفید تھا"

(خروج باب ۴ آیت ۶)

اس موقع پر رحمۃ للعالمین فرماتے ہیں یہ غلط بیانی ہے اصل میں حقیقت یہ ہے

وَضُمُّ يَدَكَ اِلٰى جَنَاحِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ اٰيَةً اُخْرٰى (طٰہٰ آیت ۲۳)

یعنی اپنے ہاتھ کو بغل میں دبا لے جب تو اسے نکال لے گا تو وہ سفید ہوگا بغیر کسی بیماری کے یہ ایک اور نشان ہوگا۔

اب دیکھیں بائیبل تو ہاتھ کی سفیدی کو کوڑھ بتاتی ہے لیکن محبوبؐ خدا کے ذریعہ بتایا گیا کہ یہ سفیدی غیر سُوْٓءٍ تھی۔ نہ بیماری تھی نہ کوڑھ۔

انبیاء کی بعثت کی غرض ہی یہ ہوتی ہے کہ وہ بندوں کے دلوں میں یقین پیدا کریں کہ خدا ایک ہے اُسی پر ایمان لاؤ وہی تمہارا معبود ہے غیر معبودوں کی پیروی نہ کرو لیکن افسوس بائیبل نے ہر نبی پر مختلف الزام لگائے۔ حضرت سلیمانؑ کے متعلق لکھا ہے

"جب سلیمان بوڑھا ہوا تو اس کی جورؤں نے اس کے دل کو غیر معبودوں کی طرف مائل کیا اور اس کا دل خداوند اپنے خدا کی طرف مائل نہ تھا جیسے کہ اس کے باپ داؤد کا تھا لیکن قرآن اس بات کا اعلان کرتا ہے

وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا۔ (البقرہ ۱۰۳)

یعنی سلیمان کافر نہ تھا بلکہ (اُس کے باغی) کافر تھے۔

ہمارے آقا (فداہ نفسی) فرماتے ہیں یہ غلط ہے کہ حضرت سلیمانؑ نے بت پرستی کی تھی درحقیقت ایسا الزام لگانے والے خود کافر تھے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسی طرح کہیں حضرت نوحؑ کے متعلق لکھا ہے کہ "اُس نے مے پی اسے نشہ آیا اور وہ اپنے ڈیرہ میں برہنہ ہوگیا" کہیں کرشن کے متعلق خود ان کے ماننے والے فخریہ بیان کرتے ہیں کہ وہ بچپن میں مکھن چرایا کرتا تھا۔ یا گوپیاں جب تالاب میں نہاتیں تو وہ ان کے کپڑے اٹھا کر لے جاتا۔ لیکن قرآن نے جہاں فرداً فرداً انبیاء پر لگائے گئے الزامات کو غلط قرار دیا ہے۔ وہاں تمام انبیاء کے لئے اعلان فرمایا

لَا یَسْبِقُوْنَہٗ بِالْقَوْلِ وَھُمْ بِاَمْرِہٖ یَعْمَلُوْنَ (الانبیاء: ۲۸)

وہ (انبیاء) خدا کی بات سے ایک لفظ بھی زیادہ نہیں کہتے اور وہ اُس کے حکموں پر عمل کرتے ہیں۔

سو انبیاء کی اپنی کوئی مرضی نہیں ہوتی وہ ہر اُس بات پر عمل کرتے ہیں جسکا انہیں حکم دیا جاتا ہے۔ کہ ہر بُرے کام سے نفرت کریں گے اور نیکی سے محبت۔

یہ تھا وہ عظیم الشان انسانؐ۔ یہ تھا خدا تعالیٰ کا محبوبؐ۔ یہ تھی وہ پیاری مجسم رحمت ہستی جس نے عورتوں کو حقوق دلائے۔ بچیوں کی پرورش کی اہمیت بتائی۔ جو رحمت بن کر جاندار کے لئے بھی بے جان کے لئے بھی۔ چرند کے لئے اور پرند کے لئے بھی جس نے انسان اور انسان کا فرق مٹا دیا جس نے انبیاء پر لگائے گئے الزامات کی احسن طریقہ سے تردید کی۔ یہ تھا وہ روحانی باپ جس نے خود کھجوروں پر گذارا کیا اور اپنی روحانی اولاد کو دنیا کی بہترین غذائیں دلوائیں۔ جو خود چٹائی پر سویا ہمیں محلات عطا کئے۔ جس نے خود انتہائی سادہ زندگی بسر کی اور ہمیں بادشاہوں کی آسائشیں دلائیں۔ اپنی امت کے لئے ساری ساری رات عبادت میں گذار دی۔ آج اسکی روحانی اولاد اس کو بھول چکی ہے۔ اس کی بات کو دلوں سے نکال کر زبان تک محدود کر دیا ہے۔ اس کی لائی ہوئی حسین تعلیم کو جو سب زمانوں کے لئے تھی ماضی کی داستانِ پارینہ کہہ کر اس سے بے نیازی اختیار کر لی۔ وہ امت جس سے قیصر و کسریٰ لرزتے تھے آج باہمی جھگڑوں میں الجھ گئی ہے

اے رحمت للعالمین۔ خاتم النبیین کی محبت کا دم بھرنے والو! اٹھو اور خوابِ غفلت سے بیدار ہو جاؤ۔ تمہاری آرام طلبی کو دیکھ کر اغیار چوکنا ہو چکا ہے۔ تمہیں خدا تعالیٰ کے سایہ تلے نکلتا دیکھ کر شیطان تاک میں بیٹھا ہے کہ تمہیں نیست و نابود کر دے اٹھو! اور اپنے محبوب سے حقیقی پیار کا مظاہرہ کرو تا خدا تعالیٰ کی محبت تمہیں حاصل ہو۔ اُٹھو رحمت للعالمین کو اپنے دل میں جگہ دو تا خدا بھی تمہیں اپنا قرب عطا کرے۔

اے افرادِ جماعت احمدیہ! اس ضمن میں اپنے محبوب فضل عمر (خدا تعالیٰ ان سے راضی ہو) کی ایک نصیحت کو بار بار اور غور سے پڑھیں آپ فرماتے ہیں۔

"میں نے پہلے بھی کئی دفعہ نصیحت کی ہے اور اب پھر کہتا ہوں کہ تمہارا سب سے بڑا مقصد یہ ہونا چاہیئے کہ خواہ کتنا ہی چھوٹا ہو سہی مگر بہر حال تم اپنے دائرہ میں چھوٹے محمد بن جاؤ جس دن تم میں سے ہر شخص اپنے آپکو ایک چھوٹا محمد بنانے کی کوشش کریگا جس دن تم اٹھتے بیٹھتے اور چلتے پھرتے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر بن جاؤ گے اور جس دن تمہاری زندگی میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعمال کی جھلک پیدا ہو جائے گی دنیا سمجھ لے گی کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں اور تمہارے اعمال اور اخلاق اور کردار کو دیکھ کر اس کے دل میں تمہاری محبت بڑھتی چلی جائے گی تم ایک زندہ اور مجسم نمونہ ہو گے تم چلتی پھرتی تبلیغ ہو گے تم دین کے راہنما اور راہبر ہو گے تم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آستانہ کی طرف دنیا کو کھینچ لانیوالے ہو گے اور وہ لوگ بھی آخر تمہارے نمونہ کو دیکھ کر بے تاب ہو جائیں گے اور کہیں گے کہ جب تک ہم سب سے بڑے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ دیکھ لیں ہم صبر نہیں کر سکتے، تب دنیا میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حکومت قائم ہو جائے گی اور تمام بنی نوع انسان آپؐ کی غلامی میں شامل ہو جائیں گے"!

آئیں ہم فضل عمرؓ کے الفاظ ہی میں دعا کریں۔

"اللہ تعالیٰ مجھے بھی اور آپ لوگوں کو بھی اور ہمارے بیوی بچوں کو بھی اور ہمارے دوستوں کو بھی اور ہمارے ملنے والوں کو بھی اور ہمارے ہم قوموں کو بھی اور ہمارے ہم مذہبوں کو بھی اور ہمارے ساتھ نام میں اشتراک رکھنے والے مسلمانوں کو بھی بلکہ ہمارے ساتھ انسانیت میں اشتراک رکھنے والے تمام غیر مسلموں کو بھی میرے آقا کی محبت بخش دے۔ اور ساری دنیا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں شامل ہو جائے۔ پس آؤ ہم خدا تعالیٰ سے التجا کریں کہ اے خدا ہم کمزور ہیں، ہم نحیف و ناتواں ہیں ہمارے دل تاریک ہیں، ہماری زبانیں زنگ آلود ہیں۔ تو اپنے بندوں پر رحم فرما اور ہماری زاری کو قبول کرتے ہوئے۔ پھر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حکومت دنیا میں قائم کر دے، پھر قرآن کی حکومت دنیا میں قائم کر دے، پھر تیرا نور دنیا کو روشنی دینے والا بنے پھر دنیا کی ساری ظلمتیں اور تاریکیاں مٹ جائیں اور دنیا میں صرف محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی نور باقی رہے آمین اللّٰھم آمین۔"

[سیر روحانی جلد دوم صفحہ ۷۵ تا ۷۷]

خطبہ جمعہ کا خلاصہ

صفحہ سے آگے

حضور نے فرمایا جب دل ان ریزولیوشنز کو پڑھیں گے تو ایک پاک تبدیلی پیدا ہو گی۔ حضور نے فرمایا تجدید بیعت کا فلسفہ بھی یہی ہے ورنہ آقا و مولا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کے بعد ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ اور علیؓ کی بیعت کی کیا ضرورت تھی؟ حضور نے فرمایا یہ ضروری ہے۔ یہ ایک نئی زندگی اور احیائے نو کا وقت ہے۔ اس سے فائدہ اٹھائیں حضور نے اپنی کیفیت بیان کرتے ہوئے فرمایا مجھے لگا میں کل مر چکا ہوں اور ایک نیا وجود پیدا ہوا ہے۔ ان معنوں میں اب گھر گھر میں نئے وجود پیدا ہونے چاہئیں جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کا جھنڈا تمام دیگر ادیان پر غالب کرنے کا کام کریں۔ حضور نے فرمایا دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔

خطبہ ارشاد فرمانے کے بعد حضور چند لمحے کے لیے تشریف فرما ہوئے۔ پھر اٹھے اور خطبہ عربی ارشاد فرمایا۔ اس کے بعد فرمایا کہ نماز جمعہ و عصر جمع ہونگی کیونکہ بہت سے لوگوں نے جمعہ کے فوراً بعد واپس جانا ہے ان کی سہولت کی خاطر ایسا کیا جا رہا ہے۔ نیز فرمایا کہ نمازوں کی ادائیگی کے بعد بیعت ہو گی۔ دوست اسی طرح بیٹھے رہیں اور سامنے والی صف میں بیٹھے شخص کے کندھے پر ہاتھ رکھ دیں اور جب دعا ہو جائے تو اٹھیں۔ نیز فرمایا کہ یہ عادت ڈالیں کہ مسجد میں نماز ختم ہو جانے کے بعد بھی سوائے اشد مجبوری کے بات نہ کریں۔

بعد ازاں حضور نے نماز جمعہ و عصر پڑھائی اس کے بعد نہایت رقت کے ماحول میں بیعت لی۔ الفاظ بیعت دوہراتے ہوئے جہاں حضور کی آواز بھرا گئی وہاں احباب پر بھی رقت کا عالم طاری تھا۔ اکثر احباب کی چیخیں نکل رہی تھیں۔ بیعت کے بعد حضور نے دعا کروائی تو شدت گریہ سے مسجد میں گویا کہرام مچا ہوا تھا دعا ختم کرنے کے بعد حضور السلام علیکم کہہ کر واپس تشریف لے گئے۔

خلافت رابعہ کے اس پہلے اور تاریخی جمعہ میں جملہ احباب جماعت کی بہت بھاری تعداد نے شرکت کی۔ مسجد پوری طرح بھری ہوئی تھی۔ بہت سے احباب نے مسجد سے باہر نماز ادا کی۔ خلافت کے انتخاب کے موقع پر آئے ہوئے احباب کی بہت کثیر تعداد اس جمعہ میں شرکت کے لیے رُک گئی تھی۔ مسجد گیارہ بجے دن ہی بھر گئی تھی بعض لوگ صبح دس بجے سے بیٹھے تھے۔

مجلس انصار اللہ کا مرکزی سالانہ اجتماع

سیدنا و امامنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ انصار اللہ کا مرکزی سالانہ اجتماع اپنی روحانی برکات و فیوض کے ساتھ انشاء اللہ العزیز ۵، ۶، ۷ نبوت ۱۳۶۱ ہش (نومبر ۱۹۸۲ء) کو مرکزی سلسلہ میں منعقد ہوگا۔ اراکین انصار اللہ اور عہدیداران سے درخواست ہے کہ ابھی سے اس میں شمولیت کے لئے تیاری فرمائیں۔

جزاکم اللہ تعالیٰ!

(صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

قائد صاحب خدام الاحمدیہ!

حضرت المصلح الموعود نے اطفال الاحمدیہ کو جماعتِ احمدیہ کی تیسری دیوار اور ان کی تربیت کو ایک اہم فریضہ قرار دیا ہے۔

اطفال کی اعلیٰ تربیت کے لیے فوری طور پر ناظم اطفال اور مربی اطفال کا تقرر فرما کر مرکز کو آگاہ کریں۔

(سیکرٹری عمومی مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ابّا جان ماسٹر امام علی صاحب مرحوم کی یاد میں!

(مکرم فضل الٰہی صاحب انوری سابق مبلغ جرمنی)

قسط اوّل

آج ابا جان۔ ماسٹر امام علی صاحب کو وفات پائے پورے آٹھ سال گذر چکے ہیں۔ میں نے اس سے پہلے کئی بار ان کے متعلق کچھ قلمبند کرنے کا ارادہ کیا مگر ایک تو وفور جذبات کی وجہ سے کچھ لکھ نہ پایا۔ دوسرے ان کی زندگی کے حالات بالخصوص ان کے قبول احمدیت کے واقعات جو بکھری ہوئی صورتوں میں متفرق نوٹ بکوں میں محفوظ تھے مل نہیں رہے تھے۔ تاہم چونکہ وقت گذر رہا ہے اور میں ان کے ایصال ثواب کی خاطر چاہتا ہوں کہ کچھ نہ کچھ ان کی یاد میں تحریراً محفوظ ہو جائے اس لئے جو کچھ مل سکا ہے یا ذہن میں موجود تھا اسے تحریر میں لانے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔

ابا جان کا قبولیت احمدیت کا زمانہ ۱۹۳۱-۱۹۳۲ء کا ہے۔ ہمارے خاندان میں سب سے پہلے ہمارے تایا جان مکرم ماسٹر محمد زمان صاحب احمدی ہوئے۔ تایا جان اپنے بھائیوں میں سے سب سے بڑے تھے۔ یہ تو معلوم نہیں کہ وہ احمدیت سے کیونکر متعارف ہوئے مگر وہ اپنے خاندان میں احمدیت کا ایسا بیج بو گئے جس کی جڑیں ایک طرف مرکز احمدیت قادیان سے مربوط تھیں اور دوسری طرف ایک کوردہ میں بسنے والے بظاہر ایک بہت ہی معمولی اور ان پڑھ گھرانے کی فلاح و نجات کا موجب بن گئیں۔ تایا جان احمدیت میں داخل ہونے کے جلد بعد ہی حضرت مصلح موعود کے ارشاد پر قادیان تشریف لے گئے اور وہاں تعلیم الاسلام ہائی سکول میں بطور ٹیچر ملازم ہو گئے مگر جیسا کہ خاکسار کی تائی مرحومہ غلام فاطمہ صاحبہ بتاتی تھیں وہ وہاں سال ڈیڑھ سال ہی زندہ رہے۔ ان کی وفات کا سن جیسا کہ ان کے کتبہ بہشتی مقبرہ قادیان سے پتہ لگتا ہے ۱۹۱۹ء ہے۔ وفات کے وقت ان کی عمر ۳۵ سال تھی۔ چونکہ ملازمت کے سلسلے میں اکثر وہ گھر سے باہر رہے اس لئے ابا جان بوجہ کم عمری کے ان کے بارے میں بہت کم واقفیت رکھتے تھے صرف اتنا بتاتے تھے کہ جب کبھی چھٹیوں میں گھر آتے تو مجھے پیار سے کہا کرتے۔ اے احمدیوں کا امام بنا ہے۔ ابا جان کو گھر میں سب سے چھوٹا ہونے کے باعث "امام" کہہ کر پکارا جاتا تھا۔ ابا جان کہا کرتے کہ بھائی جان کی یہ بات مجھے بہت اچھی لگتی۔ اس وقت نہ تو احمدیت کے متعلق ہی مجھے کچھ علم تھا۔ اور نہ یہ معلوم تھا کہ احمدی کون ہوتے ہیں مگر ان کی بات سے میں خیال کیا کرتا کہ احمدی نیک لوگ ہوتے ہیں اور جب میں نیک بن جاؤں گا تو احمدیوں کا امام بن جاؤں گا۔

ابا جان گھر کے نہایت مخالف حالات میں مڈل۔ جے۔ وی اور پھر ایس۔ وی کرنے کے بعد ڈسٹرکٹ بورڈ سرگودھا میں بطور مدرس ملازم ہو گئے اور ضلع کے مختلف قصبوں اور دیہات مثلاً مرولیانوالہ۔ مٹیلہ۔ کوٹ مومن۔ سلم اور حضو پور وغیرہ میں پڑھاتے رہے۔ ان کی جو یادداشتیں ان کی اپنی قلمبند کی ہوئی ملی ہیں ان کے مطابق وہ لکھتے ہیں کہ میں جب ایس۔ وی کلاس میں پڑھتا تھا تو مجھے ایک دن خیال آیا کہ میں دنیاوی امتحانوں میں تو کچھ نہ کچھ تیاری کر کے پاس ہوتا رہا ہوں کیوں نہ اگلے جہان کے امتحان کی بھی تیاری کرتا رہوں تاکہ اس میں بھی کامیاب ہو جاؤں۔ یہ خیال آتے ہی میں نے سوچا کہ اس کے لئے سب سے پہلے مجھے بالالتزام پانچ وقت کی نماز پڑھنی چاہئے۔ نماز تو میں پہلے بھی پڑھتا تھا لیکن کبھی کبھار ناغہ بھی ہو جاتا۔ مگر اس دن کے بعد میں نے ارادہ کیا کہ کوئی نماز ساقط نہ ہونے دوں گا۔ چنانچہ میں نے ایک لوٹا اور جائے نماز خرید لی اور سفر و حضر میں انہیں اپنے پاس رکھتا اور بڑی باقاعدگی کے ساتھ پانچوں وقت کی نمازیں پڑھنے لگا۔ اس کی برکت سے مجھے تہجد کی نماز کی بھی عادت ہو گئی۔ میں نماز تہجد بڑے ذوق۔ شوق اور گریہ و زاری کے ساتھ پڑھتا اور نماز کے اندر ہی شیخ سعدیؒ کا یہ شعر پڑھ کر بہت رویا کرتا کہ

گناہ ہائے کہ من کردم خداوندا تو مے دانی
تو آں راں ستر کن بر من تو ئی ستار یا اللہ

اور فرماتے تھے کہ میں نماز باجماعت کا اس قدر التزام کرتا کہ ایک بار ہمارے گاؤں حضو پور میں طغیانی آئی ہوئی تھی اور گلیوں میں گہرا پانی بہہ رہا تھا۔ جب نماز کا وقت ہوا تو میں نے کہا کیا یہ پانی مجھے مسجد میں جانے سے روک سکتا ہے چنانچہ میں نے لنگوٹا باندھا اور اسی حالت میں پانی عبور کرتا ہوا مسجد میں پہنچ گیا۔ وہاں سوائے ایک درویش کے اور کوئی آدمی نہیں تھا چنانچہ اسی کے ساتھ نماز باجماعت پڑھی اور پھر اسی طرح واپس گھر پہنچا۔ اور فرماتے تھے کہ میں سنت غیر مؤکدہ بھی نہیں چھوڑتا تھا اور کہتا کہ جو نماز حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی ہے خواہ اس پر التزام نہ کیا ہو میں اسے کیوں چھوڑوں۔ پرہیزگاری کا یہ عالم تھا کہ کہتے ہیں ایک دفعہ میں مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا کہ کسی نے کہا تھانیدار صاحب نے نیاز پکائی ہے اور پھر چاول تقسیم ہونے لگے۔ کسی نے میرے سامنے بھی کپڑا بچھا کر اس کے اوپر چاول ڈال دیئے۔ میں جب نماز سے فارغ ہوا تو اس خیال سے کہ تھانیداروں کی کمائی حلال نہیں ہوتی میں نے وہ سارے چاول باہر ایک فقیر کو دے دیئے اور خود ایک دانہ بھی نہ کھایا حالانکہ میں چاولوں بالخصوص پلاؤ کا بہت شوقین تھا۔

مالی جہاد میں بھی کسی سے پیچھے رہنا پسند نہ کرتے تھے۔ ایک بار مسجد کے لئے چندہ کی تحریک ہوئی۔ ابا جان کہتے ہیں کہ میں نے ارادہ کیا کہ میں کسی کو بڑھنے نہیں دوں گا۔ چنانچہ میں نے اپنی ساری تنخواہ جو اس وقت بیس یا پچیس روپے ہوا کرتی تھی جیب میں ڈال لی۔

سب لوگوں نے ایک ایک، دو دو روپے دیئے میں نے تین روپے دیئے۔ دین سے لگاؤ اور استغراق کا یہ حال تھا کہ کہتے ہیں کہ ایک جگہ جہاں میں ملازم تھا ہمارے پڑوس میں ایک زمیندار مجھ پر بہت ہی مہربان تھا اور ضرورت کی ہر چیز مہیا کر دیتا تھا۔ ایک دفعہ اس نے کہا کہ ماسٹر جی میرے لڑکے کو پڑھا دیا کریں۔ وہ میری یا چوتھی جماعت میں پڑھتا تھا۔ مجھے معلوم تھا کہ میں اس کے لڑکے کو پڑھاؤں گا تو وہ پہلے سے بھی زیادہ مہربان ہو جائے گا۔ مگر میں نے اس وجہ سے پڑھانے سے معذوری ظاہر کی کہ رات کو پڑھاؤں گا تو اس طرح میری تہجد کی نماز رہ جائے گی۔

اسی دوران ابا جان کو احمدیت سے تعارف حاصل ہوا۔ اس وقت آپ کوٹ مومن ضلع سرگودھا کے مڈل سکول میں سیکنڈ ماسٹر تھے۔ اس سکول میں اگرچہ تین چار احمدی مدرسین بھی موجود تھے مگر ان کے ساتھ ابا جان کا کبھی مذہبی تبادلہ خیال نہیں ہوا تھا۔ ایک دن اتفاق سے باہر سے ایک ایسا احمدی دوست آیا جو ابا جان کو جانتا تھا۔ ابا جان لکھتے ہیں کہ باتوں باتوں میں وہ دوسرے احمدی دوستوں سے کہنے لگا کہ اسے بھی تبلیغ کیا کرو۔ اس کا بڑا بھائی احمدی تھا۔ بڑے بھائی اور پھر احمدیت کا نام سن کر میرے ضمیر نے فوراً حرکت کی۔ میں نے کہا۔ ہاں بے شک کیا کریں۔ میں خود چاہتا ہوں کہ مجھے احمدیت کے بارے میں علم ہو۔ چنانچہ اس دن کے بعد وقت کے سب سے بڑے مسئلے یعنی وفات مسیح پر گفتگو شروع ہو گئی۔ احمدی دوستوں نے وفات مسیح کے بارے میں کچھ آیات پیش کیں۔ ابا جان کہتے ہیں کہ جب میں نے ان آیات پر غور کیا تو مجھے یقین ہو گیا کہ حضرت عیسیٰؑ وفات پا چکے ہیں اور پھر میں وہی آیات اپنے غیر احمدی دوستوں کے سامنے پیش کر کے اس مسئلہ پر بحث کرنے لگا۔ جب میرے ایک بہنوئی کو جو قریب ہی ایک اور قصبہ میں مدرس تھے معلوم ہوا کہ میں احمدیت کی طرف مائل ہو رہا ہوں تو وہ دوڑے دوڑے آئے اور ایک سات ترجموں والے قرآن کریم میں سے ایک آیت بمعہ ترجمہ مجھے سنائی چونکہ ابھی مجھے احمدیت کے متعلق بہت زیادہ واقفیت حاصل نہیں ہوئی تھی میں خاموش ہو گیا اور آئندہ کے لئے وفات مسیح کے بارے میں کوئی گفتگو کرنی بند کر دی اور اس پر کچھ عرصہ گذر گیا۔

ایک دن خدا تعالیٰ کا کرنا ایسا ہوا کہ ایک اور مدرس جو احمدیت کے متعلق دلچسپی رکھتے تھے مگر ابھی احمدی نہیں ہوئے تھے۔ کوٹ مومن میں آئے۔ چونکہ میرے متعلق میرے سکول کے مدرسوں کو معلوم ہو چکا تھا کہ میں پہلے احمدیت کا بہت ذکر کیا کرتا تھا اور اب کچھ عرصہ سے خاموش ہوں وہ مجھے بلا لائے کہ اس نئے مدرس سے بات کروں اور اسے احمدیت سے برگشتہ کروں۔ چنانچہ میں وہاں گیا اور اپنے ترکش سے وہی تیر نکالا جو میرے پاس تھا۔ یعنی وہ آیت پیش کی جو میرے بہنوئی نے سات ترجموں والے قرآن سے نکال کر بتائی تھی اور جو حضرت عیسیٰؑ کی حیات پر دلالت کرتی تھی۔ اس کے جواب میں اس مدرس نے بہت سی آیات اور احادیث پیش کیں جن کا مجھ سے کوئی جواب بن نہ پڑا اور اس طرح پر یہ مجلس بغیر کسی نتیجہ کے برخاست ہو گئی اور میں گھر چلا آیا۔

اللہ تعالیٰ جب کسی کو ہدایت دینا چاہتا ہے تو بظاہر مخالف حالات کے ایسے سامان بہم پہنچا دیتا ہے جو اس کی راہنمائی کا موجب بن جاتے ہیں۔ کچھ اسی قسم کا واقعہ ابا جان کے ساتھ ہوا۔ وہی مجلس جس میں ابا جان احمدیت کے مخالف بن کر اپنے مدمقابل کو احمدیت سے برگشتہ کرنے گئے تھے ان کی ہدایت کا موجب بن گئی۔ ہوا یوں کہ جب ابا جان اس مجلس سے فارغ ہو کر گھر آنے لگے تو ہدایت کا فرشتہ ان کے ساتھ ساتھ چلنے لگا اور اس وقت تک آپ کے ساتھ رہا جب تک کہ اس نے اپنا کام ختم نہ کر لیا۔ اس اجمال کی تفصیل ابا جان کے قلم سے سنیں وہ لکھتے ہیں:۔

"خدا تعالیٰ اپنی رحمت اور فضل کی بارش برسائے چودھری غلام رسول صاحب پر (سابق مدرس تعلیم الاسلام حال سپرنٹنڈنٹ دارالحمد۔ لاہور۔ ناقل) اس وقت وہ کوٹ مومن میں انگلش ماسٹر تھے۔ وہ اکیلے میرے پیچھے پیچھے چلے آئے۔ گھر کے قریب پہنچنے پر مجھے وفات مسیح کے مسئلے پر تبلیغ شروع کر دی چنانچہ میں نئے سرے سے اس مسئلے پر غور کرنے لگا۔

اب ابا جان کے لئے قبول احمدیت کے لئے زمین بالکل ہموار ہو چکی تھی۔ مخالف اور موافق دلائل کے ذریعے اس کی اچھی طرح قلبہ رانی ہو چکی تھی۔ اور صرف بیج پڑنے کی کسر باقی تھی سو وہ بھی بالکل اتفاقی طور پر اور غیر متوقع صورت میں پڑا۔ چنانچہ ابا جان لکھتے ہیں کہ:۔

"میں اور میرے سکول کے ہیڈ ماسٹر صاحب ایک دن نماز جمعہ پڑھنے گھر سے نکلے۔ ابھی تک نماز میں غیر احمدیوں کی مسجد میں ہی پڑھتا تھا اور اس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دن بھی وہیں پڑھنے کا ارادہ تھا کہ اچانک ہیڈ ماسٹر صاحب مجھے کہنے لگے کہ آج تو تم جمعہ احمدیوں کے ساتھ ہی پڑھو گے نا۔ میرے منہ سے بھی اچانک نکل گیا جی ہاں۔ اور پھر وہیں سے میں نے اپنا رُخ مسجد احمدیہ کی طرف کر لیا۔ یہ جمعہ پڑھنا میرے لئے فیصلہ کن ثابت ہوا چنانچہ جمعہ کے معاً بعد میں نے احمدی دوستوں کے مشورے سے اپنی بیعت کا خط لکھ دیا اور پھر یکم مئی ۱۹۳۳ء کو قادیان پہنچ کر حضرت مصلح موعود کے دستِ مبارک پر دستی بیعت کا شرف حاصل کیا۔"

بقیہ :- اداریہ صفحہ ۲ سے آگے

الغرض خدائی وعدوں کے بموجب خلافت رابعہ کے نہایت روح پرور اور ایمان افروز قیام کے ذریعہ قدرت ثانیہ کے ایک اور مہتم بالشان ظہور نے بے یقینی و بے چینی اور گھبراہٹ و اضطراب سے نجات بخش کر اور اس کی جگہ یقینِ محکم اور سکینت و طمانیت کی دولت سے مالا مال کر کے ہزاروں انسانوں کی آن کی آن میں کایا پلٹ دی۔ وہ حمد کے ترانے گاتے ہوئے خدمت و فدائیت کے پہلے سے بھی زیادہ پختہ اور مستحکم عزم کے ساتھ مسجد سے خوشی خوشی واپس لوٹے۔ ہم اپنے قادر و قیوم اور صادق الوعد خدا کے اِس فضل عمیم پر اُس کا شکر بجالاتے ہوئے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نور اللہ مرقدہٗ کے اُن الفاظ میں جو آپ نے خلافت ثانیہ کے قیام سے متعلق رقم فرمائے تھے کسی قدر تصرف کے ساتھ کہتے ہیں کہ — اے جانیوالے! تجھے موعودہ کامیابیوں، کامرانیوں اور ظفر مندیوں سے بھرپور تیرا مقدس و بابرکت یادگار عہدِ خلافت مبارک ہو۔ تو نے اپنے امام و مطاع کی امانت کو خوب نبھایا۔ تیرے عہدِ زریں میں خدا تعالیٰ کے فضل بارش کی طرح برسے اور برستے ہی چلے گئے۔ مشکلات و مصائب بھی آڑے آئے لیکن اُسی شدت سے بلکہ اس سے بہت بڑھ کر خدا تعالیٰ کی نصرت سدا تیرے شاملِ حال رہی اور تیری آسمانی قیادت میں جماعت شاہراہ غلبہ حق پر بڑی تیزی اور برق رفتاری سے آگے سے آگے بڑھتی چلی گئی اور تو بفضلِ ایزدی اپنے انقلاب انگیز کارناموں کے ذریعہ غلبۂ دین حق کی منزل کو قریب سے قریب تر لانے میں معجزانہ کامیابیوں سے ہمکنار ہوا۔ جا، اور اپنے آقا کے ہاتھوں سے مبارکباد کا تحفہ لے اور رضوانِ یار کا ہار پہن کر جنتِ ابدی میں بسیرا کر — اور اے خدائی نوشتوں اور مہدی علیہ السلام کی بشارتوں کے بموجب آنیوالے تجھے بھی مبارک ہو کہ تو نے وساوس و خدشات اور ایک گونہ بے یقینی کے سیاہ بادلوں کو پھاڑ کر مسندِ خلافت پر قدم رکھا اور قدم رکھتے ہی رحمت کی بارشیں برسا دیں۔ تو ہزاروں کانپتے ہوئے دلوں میں سے ہو کر تختِ امامت کی طرف آیا اور پھر ہاتھ کی صرف ایک جنبش سے ان تھرّاتے ہوئے سینوں کو سکینت بخش دی۔ آ، اور ایک وفا شعار و اطاعت گذار اور شکور جماعت کی ہزاروں دعاؤں اور تمناؤں کے ساتھ ان کی سرداری کے تاج کو قبول فرما۔ تیرے لئے بھی خدائی وعدوں کے بموجب فتوحاتِ عظیمہ کا ایک نیا باب کھولنا مقدر ہے۔

بالآخر ہم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خدائی فیصلہ کے بموجب، مسندِ خلافت پر متمکن ہونے پر اللہ تعالیٰ کا شکر بجالاتے ہوئے پورے عزم کے ساتھ بصدقِ دل یقین دلاتے ہیں کہ ہم انشاء اللہ العزیز آپ کی پوری پوری اطاعت کریں گے اور آپکے ہر حکم کو بسر و چشم بجا لائیں گے اور دینِ حق کی سربلندی کی خاطر کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے اور آپ کی آسمانی قیادت میں ہمیں اسلام کی آخری، مکمل اور فیصلہ کُن فتح کا دن دیکھنا نصیب کرے آمین اللّٰھم آمین برحمتک یا ارحم الراحمین۔

سالانہ انعامی مقابلہ مقالہ نویسی

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے شعبۂ تعلیم کے زیر اہتمام ہر سال مقالہ نویسی کا ایک مقابلہ کروایا جاتا ہے اس سال مقابلہ کے لیے عنوان "وفودِ عرب مدینۃ النبیؐ میں" مقرر ہے۔ اول دوئم اور سوئم آنیوالوں کو بالترتیب ۷۰۰، ۵۰۰ اور ۳۰۰ روپے انعام دیا جائے گا۔ مقالہ آٹھ ہزار سے دس ہزار الفاظ پر مشتمل ہونا چاہیئے۔ مقالہ مرکز میں بھیجنے کی آخری تاریخ ۳۱ جولائی ۱۹۸۲ء ہے۔

مزید معلومات فہرست کتب اور ذیلی عناوین وغیرہ کے لیے شعبۂ تعلیم خدام الاحمدیہ سے رابطہ قائم فرمائیں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اشاعتِ دینِ حق کے لئے سیدنا حضرت اقدس کی آرزو اور وقفِ جدید

"اس عاجز کا ارادہ ہے کہ اشاعت دینِ اسلام کے لئے ایک احسن انتظام کیا جائے کہ ممالک ہند (برصغیر پاک و ہند۔ ناقل) میں ہر جگہ ہماری طرف سے واعظ و مناظر مقرر ہوں۔ اور بندگانِ خدا کو دعوتِ حق کریں۔ تا حجتِ اسلام تمام روئے زمین پر پوری ہو لیکن اس ضعف اور قلت کی حالت میں ابھی یہ ارادہ کامل طور پر انجام پذیر نہیں ہو سکتا۔" (نشان آسمانی صفحہ ۱۰۴)

سیدنا حضرت مصلح موعود نے ۱۹۵۸ء میں وقف جدید انجمن احمدیہ کا قیام فرما کر دراصل سیدنا حضرت اقدس کی دیرینہ آرزو کو ہی پورا فرمایا ہے۔

تمام احباب جماعت حضرت اقدس کے ارشادات کے پیشِ نظر زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش کریں اور اپنے نوجوانوں سے زندگیاں وقف کرائیں تا غلبۂ اسلام کے موعود ایام نزدیک سے نزدیک تر آجائیں۔

(قائد وقفِ جدید انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

مطالعہ کتب خدام الاحمدیہ

ماہِ جون میں خدام کے مطالعہ کے لیے حضرت اقدس کی کتاب "جنگِ مقدس" مقرر ہے۔ قائدین کرام سے التماس ہے کہ وہ خدام سے اس کا مطالعہ کروائیں اور مہینہ کے آخر میں مجلس مذاکرہ کا اہتمام بھی کریں۔ اپنی مساعی سے مرکز کو باخبر رکھیں۔ (مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

پرچے واپس بھجوائیں

خدام الاحمدیہ کے سالانہ مرکزی امتحانات کے حل شدہ پرچے جلد از جلد مرکز کو واپس بھجوائیں پرچے واپس بھیجنے کی آخری تاریخ ۳۰ جون ۸۲ء ہے۔ قائدین اضلاع فوری طور پر مجالس کا جائزہ لیں اور پرچے واپس بھیجنے کا انتظام فرمادیں۔ (مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواستِ دعا

- میں گذشتہ چند برس سے بعض پریشانیوں اور مشکلات میں مبتلا ہوں احباب جماعت سے حالات کی بہتری کیلئے درخواست دعا ہے۔ سید محمد خیر البشر
(مکان نمبر ۱۱ گلی نمبر ۳۹ شالیمار ۶/۱ اسلام آباد حال فتان چھاؤنی)
- میری والدہ محترمہ کے گلے کا آپریشن ۲۷ مئی کو ہوا ہے جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیاب رہا لیکن بعد میں کمزوری بہت زیادہ ہو گئی ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ عاجلہ عطا کرے۔ آمین۔
(مقصود احمد ولد عبدالرحیم صاحب ناصر سٹریٹ سوڈیوال کالونی فتان روڈ لاہور)
- خاکسار کے لڑکے محمود احمد طارق نے اسلام آباد بورڈ سے میٹرک کا امتحان دیا ہے احباب کرام سے اس کی نمایاں اور اعلیٰ کامیابی کے لیے درخواست دعا ہے۔
(منیر احمد طاہر۔ نوید کلاتھ سٹور حق نواز روڈ راولپنڈی)
- احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میری جملہ پریشانیوں کو دور فرما کر سکونِ قلب سے نوازے رزق میں برکت دے اور ہر شر سے محفوظ رکھے۔ آمین۔ (ریاض احمد چوہدری ٹیچ بھاٹہ راولپنڈی)
- خاکسار ایک کام کے ٹھیکہ میں اب تک خسارہ میں جا رہا ہے ٹھیکہ کی میعاد میں صرف ایک ماہ باقی ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس نقصان کو پورا کرنے کے سامان پیدا فرمائے۔ آمین۔
(محمد صدیق میمن الفرقان سٹور مورو سندھ)
- مکرم برادرم انور ندیم صاحب علوی قائد ضلع نواب شاہ کو گردہ میں اچانک تکلیف ہو جانے سے طبیعت کافی خراب ہو گئی ہے۔ پیشاب ٹیسٹ کرانے پر معلوم ہوا کہ پیشاب میں چربی اور شوگر ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل صحت سے نوازے اور کام کرنے والی زندگی عطا فرمائے آمین
(نذر محمد خان معتمد ضلع مجالس خدام الاحمدیہ ضلع نواب شاہ سندھ)

جملہ لجنات کے لئے ضروری اعلان

بعض بیرونی لجنات زکوٰۃ کی رقوم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ کو بغرض ادخال خزانہ بھجواتی ہیں۔ لیکن تفصیل ساتھ نہیں بھجواتیں کہ مرسلہ رقم میں کون کون سی بہن کی کتنی کتنی رقم شامل ہے۔ براہ کرم آئندہ زکوٰۃ کی رقم بھجواتے وقت اس کی اسموار تفصیل ضرور بھجوایا کریں۔ تاکہ متعلقہ کھاتوں میں بروقت اندراج کیا جا سکے۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ناظم صاحب اطفال

اپنا جائزہ لیں!

- کیا آپ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو دعا کے لئے خط لکھتے رہتے ہیں؟
- کیا آپ نے مرکز سے آمدہ خطوط پر کماحقہ عمل کیا ہے؟
- کیا آپ مرکز سے باقاعدہ رابطہ رکھتے ہیں؟
- کیا آپ نے مجلس اطفال الاحمدیہ کی رپورٹ کارگزاری بروقت مرکز کو روانہ کر دی ہے؟
- کیا اس ماہ میں آپ نے اطفال کے دو اجلاس عام منعقد کروائے ہیں؟
- کیا آپ اطفال اور اُن کے والدین سے براہِ راست رابطہ قائم رکھتے ہیں؟

اگر ان کا جواب اثبات میں ہے تو بلاشبہ آپ بہترین ناظم اطفال ہیں۔

(سیکرٹری عمومی مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

وفات

کراچی سے میرے ایک بھتیجے عزیزم منور احمد نے اطلاع دی ہے کہ ان کے والد جو میرے بڑے بھائی تھے۔ ڈاکٹر رشید احمد صاحب ڈینٹسٹ ۲ جون ۱۹۸۲ء کو بعمر ۷۴ سال اپنے مولائے حقیقی کو پیارے ہو گئے ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون!

بعض مجبوریوں کی بنا پر انہیں کراچی میں ہی دفن کر دیا گیا ہے۔ جہاں ان کے تین فرزند یعنی عزیزان منور احمد۔ رفیع احمد اور مبشر احمد موجود تھے۔ باقی فرزندان یعنی عزیزان انوار احمد۔ اشفاق احمد۔ سعید احمد ملازمتوں کے باعث بیرون ملک ہیں۔ میری بھاوجہ صاحبہ چند سال پہلے وفات پا چکی تھیں۔ بہت نیک اور غمگسار خاتون تھیں۔ مرحوم بھائی کی صحت پر نیک رفیقہ حیات کی وفات کا بھی مخالف اثر پڑا۔

میرے مرحوم بھائی قادیان دارالامان میں بھی دندانسازی کی پریکٹس کرتے رہے اور تقسیم ملک کے بعد ربوہ میں بھی کچھ عرصہ سے اپنے دائیں بازو کی کمزوری کے باعث پریکٹس چھوڑ رکھی تھی۔ اور اپنے فرزندان کے پاس دستگیر کالونی کراچی میں سکونت پذیر ہو گئے تھے۔ قادیان کی رہائش کے دوران مرحوم بھائی نے میری تربیت میں خاص دلچسپی لی۔ جس احسان کے پیش نظر ان کے لئے میں اکثر دعا کرتا ہوں۔ ان کی پانچ عزیزات وسیمہ۔ نعیمہ۔ شاہدہ، زاہدہ اور شاہینہ سب بنات شادی شدہ اور بفضلِ خدا اپنے اپنے گھروں میں آباد ہیں۔ اللہ تعالیٰ جملہ پسماندگان کو صبر جمیل بخشے اور مرحوم کی مغفرت فرماتے ہوئے۔ جنت الفردوس میں انہیں اعلیٰ مقام سے نوازے۔ آمین!

(بشیر احمد وکیل المال اوّل تحریک جدید)

ضروری تصحیح!

قارئین نوٹ فرمالیں کہ اخبار الفضل میں ۱۷ اپریل ۸۲ء مکرمہ مسز ثناء اللہ صاحب کی طرف سے اعلان کروایا گیا تھا۔ وثناء میں مکرم خرم ثناء اللہ صاحب کا نام شائع ہونے سے رہ گیا تھا اسی طرح اعلان پر اعتراض کی میعاد بھی درج ہونے سے رہ گئی تھی۔ اب اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو ۱۰ دن کے اندر اندر دفتر ہذا کو اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

پتہ درکار ہے:

مکرمہ فاطمہ بیگم صاحبہ زوجہ چوہدری محمد علی صاحب سکنہ محمد آباد ضلع تھرپارکر سندھ وصیت ۱۸۸۲۱ کے موجودہ ایڈریس کی ضرورت ہے اگر کسی کو ان کے ایڈریس کا علم ہو یا وہ خود یہ اعلان پڑھیں تو اپنے موجودہ ایڈریس سے نظارت ہذا کو مطلع فرما دیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

قائدین کے فرائض

۱۔ ہر احمدی طالب علم اپنی تعلیمی حالت کے متعلق اپنے پیارے امام کو التزام سے خط لکھتا رہے۔

۲۔ قائدین کرام اس امر کا جائزہ لیتے رہیں کہ ان کی مجلس کا کوئی طالب علم اپنی تعلیم غیر مکمل نہ چھوڑے اور کم از کم میٹرک ضرور پاس کرے۔

۳۔ اپنی مجلس کے طلباء کی تعلیمی استعدادوں کو بڑھانے کے لیے مساعی کرتے رہیں۔

(مہتمم امور طلباء مجلس خدام الاحمدیہ)

اعلانِ نکاح

۲۸ مئی ۸۲ء کو مکرم غلام محمد صاحب حق معلم وقفِ جدید نے مسجد احمدیہ چک نمبر ۱۶۶ مراد ضلع بہاول نگر میں میرے بھتیجے عزیزم چوہدری محمد نوید اقبال ابن برادرم مکرم چوہدری محمد اشرف صاحب کے نکاح ہمراہ عزیزہ قیصرہ بیگم بنت مکرم چوہدری فتح علی صاحب سکنہ چک نمبر ۱۶۶ مراد بعوض مبلغ دس ہزار روپیہ مہر کا اعلان کیا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لیے ہر جہت سے بابرکت فرمائے آمین۔

(چوہدری محمد شریف (سابق) پولیس انسپکٹر) سیکرٹری (موضعہ جماعت احمدیہ چک نمبر ۱۶۶ مراد ضلع بہاول نگر)

۲۔ خاکسار کے بیٹے محمد رفیق شاکر آف جرمنی کا نکاح ہمراہ عزیزہ مسرت پروین بنت چوہدری نور احمد صاحب عزیز کالونی گوجرہ ضلع فیصل آباد مبلغ دس ہزار روپے حق مہر پر مکرم مولوی حبیب احمد صاحب مربی سلسلہ کھڑیانوالہ نے مورخہ ۲۹ مئی کو خاکسار کے مکان پر پڑھا۔ دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ یہ نکاح جانبین کے لیے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین۔

(چوہدری محمد یعقوب چک ۷۳ کریانوالہ آف اڈہ کھڑیانوالہ ضلع فیصل آباد)

۲۸ مئی ۸۲ء کو بعد نماز جمعہ مکرم شیخ محمد نعیم صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ نے مسجد نور نواب شاہ میں میرے چھوٹے بھائی عزیزم عبدالرحمان کے نکاح ہمراہ عزیزہ زاہدہ پروین بنت محترم محمد انور صاحب لطیف آباد ۲ نواب شاہ کا اعلان بعوض مبلغ پانچ ہزار روپے مہر کیا۔

عزیز عبدالرحمان اور عزیزہ زاہدہ پروین مکرم چوہدری محمد یوسف صاحب نواب شاہ کے علی الترتیب نواسے اور پوتی ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے ہر جہت سے مبارک فرمائے۔

(مقصود احمد ابن محمد انور صاحب مرحوم احمد پور ضلع سانگھڑ سندھ)

امراء کرام/صدر صاحبان

جماعتہائے احمدیہ توجہ فرماویں

موصیان کرام کی جائیداد کی تشخیص جماعتوں کی مجلس عاملہ سے کرائی جاتی ہے۔ بعض جماعتیں اس میں بہت تاخیر کر دیتی ہیں جس کی وجہ سے بعض قباحتیں اور الجھنیں پیدا ہو جاتی ہیں۔

تمام امراء کرام / صدر صاحبان جماعتہائے احمدیہ سے گذارش ہے کہ اس کام میں حتی الامکان عجلت سے کام لیا کریں۔ ویسے ورثاء کے لئے اشد ضروری ہے کہ وہ کم از کم اپنے اندازے کے مطابق ہی کسی موصی کی وفات کے ایک سال کے اندر حصہ جائیداد ضرور ادا کر دیں۔ ورنہ وصیت حسب قواعد قابل منسوخی ہوتی ہے

(صدر مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

محفل سوال و جواب بر موقع سالانہ اجتماع

امسال لجنہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع کے موقع پر پروگرام میں علمی اور مذہبی سوالات کے جوابات کے عنوان سے آدھ گھنٹہ کا نیا پروگرام رکھا گیا ہے۔ جس میں ممبرات لجنہ کی طرف سے آمدہ سوالات کے جوابات دیئے جائینگے۔ آپ جس سوال کا جواب چاہیں ۱۵ ستمبر ۱۹۸۲ء تک لکھ کر دفتر لجنہ بھجوا دیں۔ سوالات بھجواتے وقت خیال رکھا جائے کہ وہ سیاسی نوعیت کے نہ ہوں اور نہ ہی فقہ سے تعلق رکھتے ہوں۔ فقہ سے متعلق سوال مفتی سلسلہ سے دریافت کئے جائیں۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ مرکزیہ)

درخواست دعا

- مکرم جناب عبدالجبار صاحب ایڈووکیٹ نگران حلقہ و قائد مجلس خدام الاحمدیہ دھاڑی شہر کافی دنوں سے پھیپھڑوں میں انفیکشن کی وجہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ انہیں صحت کاملہ اور خدمت دین کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے۔ (ڈاکٹر قاضی طاہر اسمٰعیل معتمد مجلس خدام الاحمدیہ ملتان ڈویژن)
- خاکسار کی چھوٹی بچی چند دنوں سے کافی بیمار ہے اور کافی کمزور ہے۔ قارئین الفضل سے بچی کی صحت و سلامتی والی زندگی کے لئے عاجزانہ دعاؤں کی درخواست ہے۔

(نذر محمد خان محمود ہال لیاقت مارکیٹ۔ نواب شاہ)

تجدیدِ بیعت نئی زندگی اور احیائے نو کا وقت ہے

مجھے یوں لگا جیسے میں کل مر چکا ہوں اور ایک نیا وجود پیدا ہوا ہے

خلافتِ احمدیہ وہ شجرۂ طیبہ ہے جس کی جڑیں کوئی نہیں اکھاڑ سکتا

جماعتِ احمدیہ کا قیام اور تربیت اور رنگ ڈھنگ ایسا ہے جس کی کوئی نظیر دنیا میں کہیں نہیں ملتی

مسجدِ اقصیٰ میں سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع کے پہلے خطبہ جمعہ کا خلاصہ

ربوہ۔ ۱۱ احسان / جون۔ آج یہاں مسجد اقصیٰ میں سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اللہ تعالیٰ کے فضلوں۔ رحمتوں اور برکتوں کے جلو میں شروع ہونے والے اپنے دورِ خلافت کا پہلا خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے احباب جماعت کو اپنی زندگیوں میں انقلاب لانے کی پرزور تلقین فرمائی اور بیعت کے فلسفہ پر بہت احسن اور بصیرت افروز رنگ میں روشنی ڈالی۔

سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایک بج کر آٹھ منٹ پر مسجد اقصیٰ کی محراب کے جنوبی دروازے سے مسجد میں تشریف لائے اور منبر پر کھڑے ہو کر "السلام علیکم" کہا اور فرمایا "اذان کہیں" اس کے بعد حضور منبر کے محدود سے سٹیج پر نیچے بیٹھ گئے۔ اذان ہونے کے بعد حضور کھڑے ہوئے اور تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے آیاتِ قرآنی "هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَ الشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ۝" (حشر: ۲۳) کی تلاوت فرمائی۔

پھر فرمایا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہم اللہ کا جب عقدِ ثانی ہوا تو حضور نے مجھے فرمایا میرے دل کی عجیب کیفیت ہے۔ میرے دل میں دو دھارے ایک ساتھ بہہ رہے ہیں۔ ایک طرف تسکین اور سکینت کا دھارا ہے دوسری طرف گہرے غم کا ایک دھارا ہے۔ یہ دونوں دھارے ساتھ ساتھ چل رہے ہیں اور یہ ایک ایسی کیفیت ہے جس کا بیان کرنا مشکل ہے۔ یہ دونوں دھارے کامل صلح کے ساتھ ساتھ بہہ رہے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا۔ یہی کیفیت آج میری ہے۔ ایک طرف غم کا دھارا ہے اور دوسری طرف سکینت کا عالم ہے۔ حضور نے بھرائی ہوئی آواز میں فرمایا۔ میں تو خلافت کا ایک ادنیٰ غلام تھا۔ آج اس سٹیج پر قدم رکھتے ہوئے مجھے خوف پیدا ہوا اور میں اللہ تعالیٰ کے حضور گریہ و زاری کرتا ہوا یہاں تک پہنچا ہوں۔ حضور نے فرمایا۔ حضور (حضرت خلیفہ ثالث) کی یاد دل سے محو ہونے والی نہیں۔ ان کی زندہ جاوید شخصیت کے تذکرے ہوتے رہیں گے۔ حضور نے اپنی وفات سے ایک دو روز قبل آپا طاہرہ (حضور کی حرمِ ثانی) سے فرمایا۔ گزشتہ چار روز میں میں نے اپنے ربّ سے بہت باتیں کی ہیں۔ میں نے اپنے ربّ سے عرض کیا۔ اے اللہ اگر تو مجھے بلانے میں راضی ہے تو میں تیری رضا پر راضی ہوں۔ میرے دل میں کوئی تردد نہیں ہے۔ لیکن اگر تیری رضا یہ اجازت دے کہ جو کام میں نے شروع کئے ہیں ان کی تکمیل اپنی آنکھوں سے دیکھ سکوں تو یہ تیری عطا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ جس طرح حضرت خلیفہ ثالث اللہ کی رضا پر راضی تھے اسی طرح آج جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی ہے اور اسی میں برکت ہے۔ حضور نے فرمایا۔ خلافت کے قیام کا مدعا توحید کا قیام ہے اور اللہ تعالیٰ نے خلافت کے قیام اور اس کے ثمرات عطا کرنے کا جو وعدہ کیا ہے وہ اٹل ہے۔ خلافت کے انعام کا آخری پھل یہ ہے کہ اللہ نے فرمایا:۔

"یَعْبُدُوْنَنِیْ لَا یُشْرِکُوْنَ بِیْ شَیْئًا ؕ"

یعنی وہ میری عبادت کریں گے اور کسی چیز کو میرا شریک نہیں بنائیں گے۔ حضور نے فرمایا کہ اللہ کی عبادت کے ذریعہ اور شرک سے بکلی اجتناب کے ذریعہ سے آخری جنت کے حصول کا وعدہ پورا ہوگا۔ حضور نے اس وعدے کی تکمیل کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ آج جماعت احمدیہ جس امن اور سرور کے دھاروں پر بہہ رہی ہے یہ ایسے حیرت انگیز ہیں کہ کوئی قوم اس کے پاسنگ بھی نہیں۔ جماعت احمدیہ کا قیام سیدنا حضرت (اقدس ..... ناقل) کے زندہ معجزات میں سے ایک ہے۔ اور جماعت کا قیام اس کی تربیت اس کا رنگ ڈھنگ ایسا عظیم۔ بے نظیر اور حیرت انگیز ہے کہ دنیا کی کوئی قوم اس کے پاسنگ بھی نہیں۔ جماعت کے اندر عشق اور محبت کی ایک ایسی فضا ہے کہ دیکھ کر باہم ایک دوسرے پر رشک آتا ہے۔ پیار بھی کر رہے ہیں مگر پیار کرتے ہوئے بھی ڈر رہے ہیں کہ ہم سے بھی بڑھ کر کوئی پیار نہ کر رہا ہو۔ حضور نے فرمایا فی الحقیقت جماعت احمدیہ کی یہ مثال دنیا بھر میں اتنی انوکھی ہے کہ ایسی کوئی دوسری مثال ملنا تو کجا اس کا شائبہ تک کہیں نظر نہیں آتا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے جماعت کو توحید پر قائم رکھتے ہوئے ہر قسم کے فتنوں سے بچنے کی باتیں اس کی سرشت میں رکھ دی ہیں۔ حضور نے فرمایا۔ فتنوں کو دور کرنے کی کوشش کرنا تعمیل حکم کے لئے ہے یہ کسی خوف کی وجہ سے نہیں ہے کیونکہ خوف دور کرنے کا وعدہ تو اللہ تعالیٰ نے وَلَیُبَدِّلَنَّهُمْ کہہ کر کر دیا ہے۔ کہ خوف کو اللہ دور کرے گا۔ گویا تدبیریں کرنا صرف تعمیل حکم ہے۔ خلافت کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ یہ قائم ہے اور قائم و دائم رہے گی۔ انشاء اللہ!

حضور نے جماعت احمدیہ میں خلافت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ یہ ہمیشہ مہکنے والے عطر کی طرح معطر رہنے والی چیز ہے۔ یہ اس شجرۂ طیبہ کی طرح ہے جس کی جڑیں کوئی نہیں اکھاڑ سکتا کوئی آندھی کوئی ہوا اس کو ہلا نہیں سکتی۔ یہ ایسا سدا بہار درخت ہے۔ جو کبھی خزاں کا منہ نہیں دیکھتا اور ہر آن اپنے رب سے پھل پاتا ہے اور یہ نظارہ جماعت نے چند دن قبل اپنے خدا کے فضل و رحم سے دیکھا ہے۔

حضور نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کی اس رحمت پر شکر کرنا ایک ابدی اور لازوال پہلو ہے۔ یہ کسی فرد کے ساتھ وابستہ نہیں یہ تو منصب خلافت سے وابستہ ہے مگر اس کے ساتھ ایک شرط بھی ہے کہ دیکھو اللہ وعدہ تو کرتا ہے کہ تمہیں خلیفہ عطا کرے گا۔ مگر اس کے ساتھ ساتھ تم پر بھی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں کیونکہ یہ انعام اسی کو ملتا ہے جو دن رات اعمالِ صالحہ کرتے رہیں۔ اس لحاظ سے تمہاری ذمہ داری ہے کہ اپنی زندگیوں کو اعمالِ صالحہ کے سانچے میں ڈھال دو۔ حضور نے فرمایا۔ خدا کرے کہ خدا کا یہ وعدہ ہمارے ساتھ پورا ہو اور خلافتِ احمدیہ پوری شان کے ساتھ ایک ایسے درخت کی طرح مستحکم ہو جس کی شاخیں آسمان پر اور جس کی جڑیں زمین کے اندر تک ہوں۔

حضور نے فرمایا۔ جب بھی کوئی وصال کا موقعہ آتا ہے تو مختلف ریزولیوشن پاس ہوتے ہیں جن میں لفاظی اور مبالغہ آرائی بھی ہوتی ہے مگر جہاں تک جماعت احمدیہ کی روایات کا تعلق ہے میں پورے یقین پر کھڑے ہو کر یہ کہتا ہوں کہ بعض اوقات اپنی بات کہنے کے لئے مناسب الفاظ ہی نہیں ملتے اور جماعت کو اپنے مافی الضمیر کا اظہار کرنا بھی ممکن نہیں ہوتا۔ حضور نے فرمایا اس مرتبہ بھی جانے والے اور آنے والے کے بارے میں ریزولیوشنز پاس ہوں گے۔ حضور نے فرمایا۔ میں اس موقعہ پر ایک اور طرف توجہ دلا کر جماعتی ریزولیوشنز میں تبدیلی کی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔ حضور نے فرمایا جماعت کی شان اس سے زیادہ کا تقاضا کرتی ہے جو عام طور پر کہا جاتا ہے ان ریزولیوشنز میں جانے والے کے بارے میں یہ کہنا چاہیئے کہ ہم تیری نیک یادوں کو زندہ رکھیں گے اور یہ عہد کریں گے کہ اے جانے والے! اگر اس دنیا میں تیری روح تیرے نیک عزائم کی تکمیل سے تسکین نہیں پا سکی تو ہم ان کی تکمیل کر کے اس دنیا میں تسکین کا سامان مہیا کریں گے اور آنے والے کے لئے جو ریزولیوشنز ہوں ان میں اس عہد کو تازہ کیا جائے کہ ہم اپنے دلوں سے معصیت اور گناہوں کے چراغ بجھا دیں گے اور تقویٰ کے چراغ روشن کریں گے اور اے آنے والے! ہم تجھ سے یہ عہد کرتے ہیں کہ ہم قیامِ شریعت کی کوششوں میں جو اللہ کے فضل کے سوا کامیاب نہیں ہو سکتی۔ دعائیں کر کے تیری مدد کریں گے۔ حضور نے فرمایا کوئی ایک ذات اس عظیم کام کا حق ادا نہیں کر سکتی۔ اس کے لئے ہمیں ایک ہاتھ کی طرح کرنے اور اٹھنے کے نظم و ضبط کا مظاہرہ کر کے اور تمام لوگ نیکیوں میں تعاون کر کے کوشش کریں گے کہ ہر جگہ خدا تعالیٰ کے پیار اور اللہ کی یاد سے دل زیادہ روشن کریں گے جھگڑے اور فساد مٹا دیں گے اور اس دنیا میں جنت قائم کرنے کی کوشش کریں گے اور دنیا بھر میں حضرت (اقدس ..... ناقل) کے پیغام کو جاری کرنے کی پوری کوشش کریں گے۔ کمزوریاں دور کرنے کی کوشش کریں گے۔

باقی صفحہ ۴ پر

رجسٹرڈ بذریعہ: ۵۲۵۴ پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبدالحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقامِ اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ۔ قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah